دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر: ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

⊙ Email: darulifta@gmail.com ⊙ Web:www.jamiabinoria.net ⊙ Ph: +92-21-2560300\2560400 ⊙ Fax: +92-21-2564586

| | | | |
|---|---|---|---|
| Name :> **Rashid** | | Serial No :> **4290** | |
| Address :> **Auckland,New Zealand** | | Fatwa No :> 32806 | |
| Sebject :> **non-muslim** | | Date :> **4/26/2008** | |
| Question :> | | Email :> | |

**Mein New Zealand mein rehta hoon.Abhi abhi yaha muntaqil huwa hoon.Asal meon Pakistaani hoon.Mere dono Pardoosi gair muslim hai.Lekin Dil ke barde ache hai.Un ke baache hamare bacho ke saath khelte hai aur din ba din hamare aapas ka taaluqaat bardhta ja raha hai.Ab mera Sawaal yeh hai ke Gair muslimoon se taaluq qaaim karna us taur par ke woh hamare ghar aaye aur hum us ke ghar jaye,Un ke bache hamare bacho ke saath khele aur hamare bache un ke bacho ke saath......Kiya is mein koi kharaabi hai?Kiya gair muslimoon se itna taaluq qaaim kar sakte hai?Gair muslimoon se kis hadd tak taaluq qaaim kar sakte hai?Kabhi kabhi to aisa bhi hota hai ke mein kaam mein chala jata hoon aur bache school chale jate hai aur meri biwi ghar mein akele boor ho jati hai to un ke ghar chali jati hai aur un ke waha ke auratein bottle aur khane pine ki cheeze jo un lo go ne khud pakai hai peesh karte hai.Kiya is ko hum kha sakte hai?Agar na khae to woh log bahut bura maante hai.Ab aap batae Aise waqt mein mein kiya karoon?Allah Taala aap ko jazae Khair ata farmaye?Ameen**

میں نیوزی لینڈ میں رہتا ہوں ابھی ابھی یہاں منتقل ہوا ہوں اصل میں پاکستانی ہوں میرے دونوں پڑوسی غیر مسلم ہیں لیکن دل کے بڑے اچھے ہیں انکے بچے ہمارے بچوں کیساتھ کھیلتے ہیں اور دن بدن ہمارے آپس کے تعلقات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اب میرا سوال یہ ہےکہ غیر مسلموں سے تعلقات قائم کرنا اس طور پر کہ وہ ہمارے گھر آئیں اور ہم ان کے گھر جائیں انکے بچے ہمارے بچوں کے ساتھ کھیلیں اور ہمارے بچے انکے بچوں کیساتھ۔ کیا اس میں کوئی خرابی ہے؟ کیا غیر مسلموں سے اتنا تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ غیر مسلموں سے کس حد تک تعلق قائم کر سکتے ہیں کبھی کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ میں کام میں چلا جاتا ہوں اور بچے اسکول جاتے ہیں اور میری بیوی اکیلی گھر میں بور ہو جاتی ہے تو انکے گھر چلی جاتی ہے اور انکی عورتیں بوتل اور کھانے پینے کی چیزیں جو ان لوگوں نے خود پکائی ہیں پیش کرتی ہیں کیا اس کو ہم کھا سکتے ہیں اگر نہ کھائیں تو وہ لوگ بہت برا مانتے ہیں اب آپ بتائیں ایسے وقت میں میں کیا کروں؟
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(رشید نیوزی لینڈ)

الجواب باسم ملہم الصواب

دو شخص یا دو جماعتوں میں تعلقات کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ ایک درجہ تعلق کا قلبی موالات یا دلی مودت و محبت کا ہے یہ صرف مؤمنین کیساتھ خاص ہے غیر مؤمن کیساتھ مؤمن کا یہ تعلق کسی حال میں قطعاً جائز نہیں دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہیں ہمدردی و خیر خواہی و نفع رسانی کے۔ یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کیساتھ جائز ہے۔ سورۃ ممتحنہ کی آٹھویں آیت میں اسکی تفصیل بیان کی گئی جسمیں ارشاد ہے لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم۔ یعنی اللہ تم کو منع نہیں کرتا اُن سے جو لڑتے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ ان کیساتھ احسان اور انصاف کا سلوک کرو۔ تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ہیں ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کے۔ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا ہو۔ یا وہ اپنے مہمان ہوں یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپکو بچانا مقصود ہو۔ سورۃ آل عمران کی آیت إلا ان تتقوا منھم تقٰۃً سے یہی درجہ مدارات

(جاری ہے ....)

کامراد ہے یعنی کافروں سے موالاۃ جائز نہیں مگر ایسی حالت میں جبکہ تم ان سے اپنا بچاؤ کرنا چاہو اور چونکہ مدارات میں بھی صورت موالات کی ہوتی ہے اسلئے اسکو موالات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ اُنسے تجارت یا اجرت وملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کیئے جائیں یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے بجز ایسی حالت کے کہ ان معاملات سے عام مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضؓ اور دوسرے صحابہ کا تعامل اسپر شاہد ہے۔ فقہاء نے اسی بناء پر کفار اہل حرب کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے باقی تجارت وغیرہ کی اجازت دی ہے اور انکو اپنا ملازم رکھنا یا خود ان کے کارخانوں اور اداروں میں ملازم ہونا یہ سب جائز ہے۔

اس تفصیل سے آپکو معلوم ہوگیا کہ قلبی اور دلی دوستی ومحبت تو کسی کافر کیساتھ کسی حال میں جائز نہیں اور احسان وھمدردی ونفع رسانی (جسمیں پڑوسی کے تعلقات بھی داخل ہیں) بجز اہل حرب کے اور سب کے ساتھ جائز ہے (ماخوذ از معارف القرآن)

لہٰذا سائل اور اس کے اہل خانہ پڑوس کی بنیاد پر انکا خیال رکھ سکتے ہیں اور گوشت کے علاوہ کھانا اگر حلال وپاک ہوں تو ان کے کھانے میں حرج نہیں مگر اس کو معمول بنالینا جو قلبی موالات کا ذریعہ بن سکتا ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

فی المشکوٰۃ: عن عائشۃ وابن عمر رضی اللہ عنہما

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی

ظننت انہ سیورثہ۔ (متفق علیہ ص۴۲۲)

وفی عالمگیریۃ: ولا بأس بطعام الیہود والنصاریٰ کلہ

من الذبائح وغیرھا ۔۔۔۔ ولا بأس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحۃ فان

ذبیحتہم حرام ص۳۴۷/۵

واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد آصف عثمان غفرلہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح

بندہ [illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء

رئیس

4/5/08